حالات سازگار نہ ہونے کے سبب اکثر اسلامی ممالک کے صاحب حیثیت لوگوں نے سرمایہ دوسرے ممالک میں منتقل کر رہے ہیں خصوصاً یورپی ممالک کے بینکوں میں پیسہ جمع کر رکھا ہے۔اگر یہ سرمایہ ان اسلامی ممالک میں منتقل ہو جائے تو ان کی قسمت بدل جائے۔لہٰذا تمام سرمایہ داروں کو چاہیے کہ وہ پہلی فرصت میں سرمایہ اپنے ممالک میں منتقل کریں۔اس سے ان کے ممالک کی اقتصادی حالت بہتر ہو جائے گی۔

ہم ان سطور کے ذریعے مفتی اعظم سعودی عرب کے خطبہ حج کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے امت مسلمہ کی صحیح ترجمانی کا حق ادا کر دیا ہے۔یہ وہ بنیادی مسائل ہیں جو فوری حل طلب ہیں اگر اسلامی ممالک سنجیدہ کوشش کریں تو بعید نہیں کہ تمام مسلمانوں کے مسائل نہ صرف حل ہوں بلکہ ان میں خوشحال نظر آئے۔امید کرتے ہیں کہ خطبہ حج پر نہایت ہمدردی سے غور وفکر کیا جائیگا۔

کراچی، عروس البلاد زخموں سے چور کیوں؟

یوں تو وطن عزیز کئی دہائیوں سے بدامنی کا شکار ہے۔خوف وہراس کی فضا سیاہ بادلوں کی طرح منڈلاتی رہتی ہے۔کوئی خطہ شہر محفوظ نہیں۔دہشت گرد بلاامتیاز اپنی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔اورلا تعداد بے گناہ اور نہتے انسانوں کو لقمہ اجل بنا چکے ہیں۔ایک طوفان ہے جو تھمنے میں نہیں آ رہا ہے کبھی کسی روپ میں اور کبھی کسی روپ میں تباہی وبربادی پھیلا رہا ہے۔وہ علاقے جو افغان سرحد سے ملحق ہیں۔ان میں سے سنگین حالات تو سمجھ میں آتے ہیں کہ اس میں امریکی ڈرون حملوں کی وجہ سے تشویش پائی جاتی ہے اور ردعمل کے طور پر حالات خراب ہو جاتے ہیں۔لیکن کراچی میں ہونے والی قتل وغارت تباہی وبربادی کا سبب معلوم نہیں ہوتا؟ آخر وہ کون سے عناصر ہیں؟ جو بے دریغ انسانی قتل کر رہے ہیں۔اور یہ سلسلہ ہے کہ رکنے میں نہیں آتا۔اور نہ ہی اسکا سدباب کیا جا رہا ہے۔حکومت اور تمام ریاستی ادارے خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔جبکہ سیاسی اور دینی جماعتیں اپنے فرائض سے غفلت کا شکار ہیں۔

کراچی جو کبھی عروس البلاد کہلاتا تھا۔آج زخموں سے چور ہے اسکو فوری مرہم پٹی کی ضرورت ہے۔بہمیت کا شکار ہونے والے بے گناہ شہری کس سے فریاد کریں۔ان کے لواحقین اس قدر خوف زدہ ہیں کہ قتل کی رپورٹ تک درج نہیں کرواتے۔انہیں معلوم ہے کہ اسکا کیا نتیجہ نکلے گا جبکہ رپورٹ درج کرانے کی صورت میں پورا گھرانہ خطرناک صورت حال سے دوچار ہو جائے گا۔

اس قتل وغارت کے پس منظر میں بہت کچھ ہوگا۔یقیناً وہ لوگ کسی بڑے مقصد کو پانے کے

لیے یہ سب کچھ کرر ہے ہیں۔آخر کراچی میں ہی یہ سب کچھ کیوں ہے؟جس کا جواب ضرور تلاش کیا جانا چاہیے۔اوراسکی بیخ کنی صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں بلکہ ہر محبِ وطن کا فرض ہے کہ وہ اس کی روک تھام کے لیے اپنا کردارادا کرے۔اور ایسے لوگوں کی نہ صرف مذمت کریں بلکہ ان کی واضح نشاندہی کریں۔انہیں بے نقاب بھی کریں۔خاص کر کراچی میں موجود سیاسی جماعتوں کو اولین فرصت میں یہ کام کرنا ہوگا۔ورنہ یہ سمجھا جائے گا۔کہ وہ خود اس گھناؤنے کھیل میں شامل ہیں۔

گزشتہ دنوں جامعہ احسن العلوم اور جامعہ ابی بکر اور اسلامیہ کے طلبہ پر جس طرح سے فائرنگ کی گئی۔اور بے گناہ نو طلبہ شہید ہوگئے۔آخر اسکا ذمہ دار کون ہے؟ہم اس واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ قاتلوں کو فوراً گرفتار کیا جائے۔اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔شہید ہونے والے طلبہ کے ورثاء کو مالی مدد کے ساتھ زخمی طلبہ کا علاج کرایا جائے۔یہ بدترین دہشت گردی دراصل اسلامی علوم پر حملہ ہے۔اور یہ پیغام دیا گیا کہ دینی اور اسلامی علوم کے حاملین کو خوف زدہ کیا جائے۔حکومت سندھ کو یہ اولین ذمہ داری ہے کہ وہ اس دلدوز واقعہ پر فوراً ایکشن لے اور اس تاثیر کو زائل کرے کہ علم کے فروغ میں کسی قسم کی دہشت گردی کو رکاوٹ نہیں بننے دیا جائے گا۔

حکومت اگر واقعی امن کے لیے سنجیدہ ہے تو پھر انہیں فوری طور پر درج ذیل امور پر توجہ دینا ہوگی۔

1- قانون شکنی کے کلچر کو ختم کرنا ہوگا اور قانون کا اطلاق سب پر یکساں طور پر کرنا ہوگا۔

2- قانون کی بالادستی کے لیے اگر بعض دوستوں کی قربانی دینی پڑھے تو یہ کام حکومت کو کر دینا چاہیے۔

3- مجرموں کو قرار واقعی دینی چاہیے خصوصاً وہ مجرم جنہیں مختلف عدالتوں نے سزا دی ہے اس پر فوراً عمل درآمد ہونا چاہیے۔

4- قانون میں اگر کوئی سقم ہے تو اس کو دور کر کے خاص حالات کے لیے فوراً ایسے قوانین بنانے چاہیے۔جس کے ذریعے دہشت گرد سزا نہ بچ سکیں۔جیسا کہ دہشت گردی ایکٹ عرصہ دراز سے پارلیمان میں زیر التوا ہے۔

5- مختلف سیاسی اور دینی جماعتوں کے درمیان مکالمہ کا اہتمام کرنا ہوگا۔تا کہ باہمی اختلافات کو ٹیبل ٹاک کے ذریعے حل کیا جائے نا کہ بندوق کی نوک سے

امید ہے حکومت سنجیدگی سے غور کرے گی۔